72263 - قریبی رشتہ دار لڑکی سے شادی کرنا افضل ہے یا دور کی رشتہ دار لڑکی سے شادی کرنا

سوال

کیا مسلمان شخص کے لیے کسی ایسی لڑکی سے شادی کرنا افضل ہے جس سے اس کی کوئی رشتہ داری نہ ہو یا کہ رشتہ دار لڑکی سے شادی کرنا افضل ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

فقہاء کرام کی ایک جماعت نے مستحب قرار دیا ہے کہ کسی اجنبی یعنی ایسی عورت سے جس سے آدمی کی رشتہ داری نہ ہو اور نہ ہی کوئی نسب نامہ ہو سے شادی کرنا مستحب ہے ، اور اس کی کئی ایک علتیں بیان کی ہیں :

اول :

اولاد نجیب ہوگی ، یعنی اس کی صفات اچھی ہونگی اور اس کا بدن قوی ہوگا ، کیونکہ وہ اپنے چچاؤں اور ماموؤں کے اوصاف نہیں لے گا .

دوم :

ان کے مابین علیحدگی کا خدشہ جاتا رہے گا ، کیونکہ علیحدگی میں قطع رحمی ہوتی ہے .

الانصاف میں درج ہے :

" دین والی اور زیادہ بچے جننے والی اور کنواری وحسب ونسب والی اجنبی عورت اختیار کرنا مستحب ہے " انتہی

دیکھیں : الانصاف (16/8).

اور مطالب اولی النہی میں درج ہے :

" اجنبی عورت ہو " کیونکہ اس کی اولاد نجیب ہوگا ، اور اس لیے بھی کہ علیحدگی کا خدشہ ختم ہوجائیگا ، کیونکہ رشتہ دار ہونے کی وجہ سے جب علیحدگی ہو تو یہ قطع رحمی کا باعث بنے گا جو کہ حرام ہے .

اور ایک قول یہ بھی ہے کہ : اجنبی اور غیر رشتہ دار عورتیں زیادہ نجیب اولاد پیدا کرتی ہیں ، اور چچا کی بیٹیاں زیادہ صبر کرنے والیاں ہوتی ہیں " انتہی

دیکھیں : مطالب اولی النہی (9/5).

اور امام نووی رحمہ اللہ المنہاج میں کہتے ہیں :

" دیندار نسب والی جو کہ رشتہ دار نہ ہو اور کنواری لڑکی اختیار کرنا مستحب ہے "

اور جلال المحلی اس کی شرح میں کہتے ہیں :

"(اس کی قریبی رشتہ دار نہ ہو) یعنی وہ اس سے اجنبی ہو یا پھر دور کی رشتہ دار ہو... اور دور کی رشتہ دار کسی اجنبی عورت سے زیادہ بہتر ہے" انتہی

دیکھیں : شرح المحلی مع حاشیۃ قلیوبی و عمیرۃ (208/3).

آپ کا خیال ہے کہ اس مسئلہ میں کوئی نص نہیں ہے لیکن ائمہ صالحت کی بنا پر یہ فقہاء کا اجتہاد ہے، اور یہ چیز اشخاص اور رشتہ داری کے اعتبار سے ایک دوسرے میں مختلف ہوگی، ہو سکتا ہے کوئی شخص یہ رائے رکھے کہ اس کا رشتہ دار لڑکی سے شادی کرنے میں ہی اس عورت اور اس کے خاندان کی حفاظت ہے، یا پھر وہ لڑکی بااخلاق بھی ہو سکتی ہے.

اصل یہی ہے کہ یہ نکاح جائز ہے، اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی تو زینب بنت جحش رضی اللہ تعالی عنہا سے شادی کی جو کہ ان کی پھوپھی کی بیٹی تھیں، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی زینب رضی اللہ تعالی عنہا کی شادی ابو العاص سے کی جو زینب کی خالہ کے بیٹے تھے، اور علی رضی اللہ تعالی عنہ نے فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے شادی کی اور علی فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کے والد کے چچا کے بیٹے تھے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے فقہاء کی علت یعنی بچہ نجیب ہوگا، اور قطع رحمی کا خدشہ ہے بیان کرنے کے بعد کہتے ہیں :

"انہوں نے جو کہا ہے وہ صحیح ہے، لیکن جب رشتہ داروں میں کوئی ایسی لڑکی ہو جو دوسرے اعتبارات (یعنی دین اور حسب و نسب اور جمال) میں اس سے بہتر ہو تو یہ افضل ہوگی، اور جب دونوں برابر ہوں تو پھر اجنبی اولی اور افضل ہے.

اور اس میں یہ بھی ہے کہ : اگر چچا کی بیٹی ایک دین والی اور اخلاق کی مالک عورت ہو، اور اس شخص کے حالات اور امکانات نرمی و معاونت کے محتاج ہوں تو بلاشک اس میں بہت بڑی مصلحت ہے.

اس لیے انسان اس معاملہ میں مصلحت کو مدنظر رکھے کیونکہ مسئلہ میں کوئی ایسی نص نہیں جس کو لیا جائے، اسی لیے اسے اس پر عمل کرنا چاہیے جس میں زیادہ مصلحت دیکھتا ہے" انتہی

دیکھیں : الشرح الممتع (123/5).

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال کیا گیا :

رشتہ داروں میں شادی کرنے کرے متعلق کیا رائے ہے، اور کیا ایسا کرنا اولاد کو اپاہج کرنے کا باعث بنتا ہے ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا :

"کوئی ایسی حدیث نہیں ملتی جو رشتہ داروں میں شادی کرنے سے روکتی ہو، اور جس سے یہ علم ہو کہ رشتہ داروں میں شادی کرنا اپاہج اولاد پیدا ہونے کا باعث بنتا ہے، بلکہ یہ سب کچھ تو اللہ سبحانہ و تعالی کی قضا و قدر سے ہوتا ہے، نہ کہ رشتہ داروں میں شادی کرنے کے باعث جیسا کہ لوگوں میں مشہور ہو چکا ہے" انتہی

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (13/18).

واللہ اعلم.